49011 ـ كيا عورت كے ليے نماز عيد كے ليے جانا افضل ہے يا كہ اپنے گھر ميں رہنا افضل ہے ؟

سوال

مجھے علم ہے كہ عورت كے ليے گھر ميں نماز ادا كرنا افضل ہے، ليكن ميرا سوال نماز عيد كے متعلق ہے كہ آيا عورت كے ليے نماز عيد گھر ميں افضل ہے يا كہ نماز عيد كے ليے عيد گاہ جانا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

عورت كے ليے نماز عيد كے ليے جانا افضل ہے، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے يہى حكم ديا ہے.

بخارى اور مسلم رحمہما اللہ نے ام عطيہ رضى اللہ تعالى عنہا سے بيان كيا ہے وہ كہتى ہيں:

" ہميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے عيد الفطر اور عيد الاضحى ميں نكلنے كا حكم ديا، نوجوان شادى كے قابل اور حيض والى اور كنوارى عورتيں نكليں، اور حيض والى عورتيں نماز سے عليحدہ رہيں، اور وہ خير اور مسلمانوں كى دعاء ميں شريك ہوں، ميں نے كہا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم اگر ہم ميں سے كسى ايك كے پاس اوڑھنى نہ ہو تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اس كى بہن اسے اپنى اوڑھنى دے دے "

صحيح بخارى حديث نمبر (324) صحيح مسلم حديث نمبر (890).

العواتق: عاتق كى جمع ہے، جو بالغ لڑكى يا قريب البلوغ يا شادى كے قابل لڑكى كو كہتے ہيں.

ذوات الخدور: كنوارى لڑكياں.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اس ميں عورتوں كا نماز عيد كے ليے نكلنے كا استحباب ہے، چاہے وہ چاہے وہ نوجوان ہوں يا نہ، يا پھر شكل و صورت والى ہوں يا نہ. اھـ

اور شوکانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یہ حدیث اور اس کے معنی میں جو دوسری احادیث ہیں عیدین میں عورتوں کے لیے عیدگاہ کی طرف نکلنے کی مشروعیت کی متقاضی ہیں، بغیر کسی فرق کے کہ وہ کنواری ہو یا شادی شدہ، یا جوان ہو یا بوڑھی، حائضہ ہو یا دوسری، جبکہ وہ عدت والی نہ ہو اور اس کے نکلنے میں عورت یا کسی دوسرے کے لیے فتنہ نہ ہو، یا پھر اسے کوئی عذر ہو. اھـ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

کیا عورت کے لیے نماز عید کے لیے جانا افضل ہے یا کہ گھر میں رہنا؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" عورت کا نماز عید کے لیے جانا افضل اور بہتر ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو نماز عید کے لیے جانے کا حکم دیا ہے، حتی کہ قریب البلوغ اور کنواری عورتوں کو بھی - یعنی ان عورتوں کو بھی نکلنے کا حکم دیا ہے جو عادتا باہر نہیں نکلتیں - چنانچہ حائضہ عورت بھی عورتوں کے ساتھ عید گاہ جائیگی، لیکن وہ نماز والی جگہ میں داخل نہیں ہو گی؛ کیونکہ عید گاہ مسجد ہے، اور مسجد میں حائضہ عورت کے لیے ٹھرنا جائز نہیں، لیکن وہ وہاں سے گزر سکتی ہے، یا پھر وہاں سے کوئی چیز پکڑ سکتی ہے، لیکن وہاں ٹھرے گی نہیں.

تو اس بنا پر ہم یہ کہیں گے کہ: عورتوں کو نماز عید کے لیے نکلنے اور مردوں کے ساتھ اس نماز میں شریك ہونے کا حکم ہے، اس میں شرکت کا حکم ہے جس سے خیر اور ذکر اور دعاء حاصل ہوتی ہے. اھ

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (16 / 210).

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" لیکن عورتوں کو بے پرد اور بناؤ سنگھار کر کے نکلنے سے اجتناب کرنا چاہیے، اور نہ ہی وہ خوشبو اور عطر استعمال کر کے نکلیں، کیونکہ اس طرح وہ سنت پر عمل اور فتنہ سے اجتناب دونوں کو جمع کرسکتی ہیں.

اور آج کل جو کچھ عورتوں سے بے پردگی اور خوشبو کا استعمال ہو رہا ہے وہ ان کی جہالت اور ان کے ذمہ داران اولیاء کی کوتاہی کی بنا پر ہے، اور یہ عمومی شرعی حکم کو نہیں روك سکتا، جو کہ عورتوں کو نماز عید کے لیے نکلنے کا ہے" اھـ

واللہ اعلم .